Open Access

Al-Irfan *(Research Journal of Islamic Studies)*

Published by: *Faculty of Islamic Studies & Shariah*
Minhaj University Lahore

ISSN: *2518-9794 (Print), 2788-4066 (Online)*

Volume 09, Issue 17, January-June 2024,

Email: alirfan@mul.edu.pk

حیاۃالقاری باطراف صحیح البخاری از مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی کا منہج وخصوصیات

An overview on the manuscript: "Hayaat ul Qaari bi Atraf e Saheeh ul Bukhari" by Makhdoom Muhammad Hāshim Thattvī

Abdul Ghaffar Madani
Assistant Professor, Shaheed Benazir Bhutto University, Sanghar Campus
abdulghaffar_sng@sbbusba.edu.pk
Muhammad Israel Khan
Assistant Professor, Muhiuudin Post Graduate College, Rawalakot

ABSTRACT

Saheeh Bukhari is considered as one of the most comprehensive, extensive, authoritative and authentic books after the Holy Qur`an. The collection of Ahadith by Imam Bukhari is recognized by the majority of the Muslim world as the most authentic source of Islamic Shariah. The renowned scholars in the field of Islamic studies have composed several books on commentaries in order to explain the content of hadith. On the other hand, few of the eminent scholars have also contributed to collect the chain of narrators and Atraf e Hadith of Bukhari, one of them is the renowned scholar of Sindh, Makhdoom Muhammad Hāshim Thattvī (1692-1761). He collected the Atraf e Hadith of Saheeh Bukhari known as Hayaat al-Qaari bi Atraf-e-Saheeh al-Bukhari. Atraf-e-Hadith means a Muhaddith mentions only a part of hadith whereby one can know the remaining. Thereafter, it tells all the chains or some of the chains that are mentioned in the selected hadith books. Makhdoom Hāshim extended his work of the former Muhaddith Hafiz al-Mizzi` book known as Tuhfaht al-Ashraf bi ma`rifaht al-Atraf. Makhdoom Hāshim in the preface of his book, tried to incorporate the record of Hafiz al-Mizzi, Ibn Mas'ud Dimashqi and Khalf Wasti in extensive manner. He further elaborated the recorded methodologies that have been practiced by predecessors. He rectified the previous contributions of the scholars in an effective mode. This article aims to analyze the literary contributions of Makhdoom Hāshim Thattvi in his book Hayaat ul Qaari. This research principally highlights the features of book that enshrine the Imam Bukhari's academic contribution towards Hadith.

Keywords:

Makhdoom Hāshim Thattvi, Sindh, Bukhari, Hayaat ul Qari, Hafiz Mizzi, Sindh.

https://doi.org/10.58932/MULB0030

اسلام کی جملہ تعلیمات وتفصیلات کا اساسی ماخذ وبنیادی منبع و مرجع قرآن کریم واحادیث نبویہ ہیں، قرآن مجید و احادیث نبویہ کی حفاظت و کتابت بڑے حزم و احتیاط کے ساتھ دور رسالت میں ہی شروع ہوچکی تھی، رسول اکرم ﷺ سے فیضیاب ہونے والی مقدس جماعت یعنی صحابہ کرام کی قرآن کریم واحادیث نبویہ کی بنفس نفیس کتابت کی نشاندہی متعدد کتب معتمدہ میں مذکور ہے۔ نیز اہل اسلام نے نبی مکرم ﷺ کے اقوال وآثار کی حفاظت کرنے میں جو غیر معمولی سرگرمی دکھائی اس کی نظیر کرہ ارض پر ملنا مشکل ہے، رسول اکرم ﷺ کی حیات طیبہ سے منسوب تمام جزئیات کو محفوظ کرنے کی مساعی جمیلہ کو ارباب علم و فکر نے مختلف علوم حدیث وسیرت کی تدوین کا بنیادی سبب قرار دیا ہے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز (متوفی ۱۰۱ھ) کی کاوشوں سے پہلی صدی کے آخر میں حدیث کو جمع کرنے کے ساتھ علوم حدیث کی تدوین کا بھی اصولی طور پر باقاعدہ آغاز ہوچکا تھا۔(1) احادیث کے حوالے سے کثیر مستند ومعتمد کتب تحریر ہوئیں مگر صحیح بخاری کو جس قدر مقبولیت ملی اور کوئی کتاب اس کے عشر عشیر تک نہ پہنچ سکی۔ امام ابن الصلاح کے بقول: سب سے پہلے صحیح احادیث کا مجموعہ امام بخاری نے جمع کیا اس کے بعد امام مسلم نے اور یہ دونوں کتابیں قرآن مجید کے بعد سب سے زیادہ صحیح ہیں، ان میں بخاری کا رتبہ صحت وکثرت فوائد کی بنا پر صحیح مسلم سے برتر ہے۔(2) یہ حقیقت ہے کہ امیر المومنین فی الحدیث ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری (متوفی ۲۵۶ھ) کی شخصیت، حفظ حدیث، مہارتِ علوم حدیث، نقدِ رجالِ حدیث وغیرہ میں جمہور ارباب علم ودانش کے ہاں مسلم ہے، اور ان کی صحیح بخاری کثیر اہل علم کے نزدیک قرآن مجید کے بعد صحیح ترین کتاب تسلیم کی جاتی ہے، امام بخاری نے سولہ سال کے طویل عرصہ میں ۶ لاکھ احادیث میں سے استخارہ وغسل کرنے کے بعد حرم پاک میں صحیح احادیث جمع کیں، مزید یہ کہ ریاضۃ الجنۃ میں بیٹھ کر تراجم ابواب تحریر کئے تھے۔(3) ائمہ حدیث اور اہل علم نے اس عظیم کتاب کی کثیر وقیع شروحات واختصار تحریر کئے ہیں بلکہ اب تک متعدد زبانوں میں بخاری پر مختلف نوعیت کی تحقیقی کاوشیں جاری ہیں، التوضیح لشرح الجامع الصحیح کے مقدمہ نگار نے بخاری شریف کی ۱۴۰ سے زائد عربی شروحات کا تعارف پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں: یہ ان شروحات کا تذکرہ ہے جو ہم کو آسانی سے میسر تھیں، مزید انہماک سے اس موضوع پر مستقل تالیف ترتیب دی جاسکتی ہے۔(4)

برصغیر میں سندھ علم حدیث کے حوالے سے غیر معمولی شہرت رکھتا تھا، علوم حدیث پر سندھی اہل علم کی کاوشوں سے ارباب علم ودانش بخوبی واقف ہیں، بعض سندھی علماء نے بھی بخاری شریف کی بھی مختلف انداز سے خدمات کی

---

(1) زرقانی، محمد بن عبدالباقی بن یوسف، (۲۰۰۳ء)، شرح الزرقانی علی الموطا، کتابۃ الثقافۃ الدینیۃ، قاہرۃ: ج۱، ص۶۵

(2) ابن الصلاح، ابو عمرو، عثمان بن عبدالرحمن، (۲۰۰۵ء)، مقدمہ ابن الصلاح فی علم الحدیث، دار لکتاب العربی، بیروت، ص۱۵

(3) عسقلانی، حافظ ابن حجر، احمد بن علی، (۲۰۱۱ء)، ہدایۃ الساری لسیرۃ البخاری، دار البشائر الاسلامیہ، بیروت، ص۱۲۳

(4) ابن الملقن، سراج الدین ابو حفص عمر بن علی بن احمد شافعی، (۲۰۰۸ء) التوضیح لشرح الجامع الصحیح، دار النوادر، دمشق، ج۱، ص۱۹۲

ہے، جن میں مخدوم اکرم نصرپوری سندھی (متوفی ۱۱۳۰ھ) نے اختصار بخاری کے ساتھ ساتھ بخاری کی جامع شرح کی، نیز رجال بخاری پر بھی خامہ فرسائی کی ہے۔(1) ابوالحسن سندھی (متوفی ۱۱۳۸ھ) کی مختصر شرح بخاری متداول عوام و خواص ہے دنیا کے مختلف مکتبوں سے شائع ہوتی رہتی ہے، نیزان کا اطراف بخاری پر بھی کام ہے، غایۃ التوضیح للجامع الصحیح، یہ عثمان بن عیسی بن ابراہیم صدیقی سندھی (متوفی ۱۰۰۸ھ) کی بہترین شرح دنیا کے مختلف لائبریریوں میں موجود ہے۔(2) کفایۃ القاری شرح ثلاثیات بخاری از حمید الدین سندھی مکی (متوفی ۱۰۰۹ھ) اور منحۃ الباری جمع روایات البخاری از عابد سندھی (متوفی ۱۲۵۷ھ) یہ ماضی قریب میں منصہ شہود پر آئی ہیں۔ سندھ کے جلیل القدر عالم، متبحر مفسر و محدث، عظیم المرتبت عالم و بلند پایہ مصنف، شیخ الاسلام مخدوم ہاشم ٹھٹوی نے بھی صحیح بخاری کے اطراف بنام حیاۃ القاری باطراف صحیح البخاری جمع کئے ہیں، ان کی تحقیقی نگارشات کا علمی مطالعہ یہاں پیش خدمت ہے۔

مختصر احوال وآثار:

شیخ الاسلام، مخدوم المخادیم محمد ہاشم ٹھٹوی سندھ کے قدیم علمی وتہذیبی مرکز ٹھٹہ کے قصبے بٹھوڑو میں سنہ ۱۱۰۴ھ میں ایک علمی گھرانے میں پیدا ہوئے۔(3) فارسی، صرف و نحو وفقہ کی ابتدائی تعلیم والد گرامی سے حاصل کی، مزید حصول تعلیم کے لیے ٹھٹہ تشریف لے گئے، جہاں مخدوم ضیاء الدین ٹھٹوی (متوفی ۱۱۷۱ھ) اور بہت سے نامور اساتذہ کرام کے پاس صرف ۹ سال کی عمر میں علوم متداولہ کی تکمیل کرکے درس وتدریس اور تصنیف وتالیف سے وابستہ ہوگئے، اور اپنی وفات ۱۱۷۴ھ تک مسلسل ۶۱ سال تک دینی و علمی خدمات سے ایک عالم کو روشناس کرتے رہے۔(4)

ممتاز اساتذہ کرام واجازات واسانید:

جن علما و مشائخ سے علوم نقلیہ و عقلیہ میں فیضیاب ہوئے یا اجازت حدیث و کتب ملی ان میں بعض معروف شخصیات کے اسماء یہ ہیں: شیخ عبدالقادر حنفی مکی (متوفی ۱۱۳۸ھ)، شیخ عید بن علی نمرسی مصری (متوفی ۱۱۴۰ھ)، شیخ محمد بن عبداللہ مغربی فاسی (متوفی ۱۱۴۱ھ)، شیخ علی بن عبدالمالک دراوی، مالکی (متوفی ۱۱۴۵ھ)، شیخ ابوطاہر محمد مدنی (متوفی ۱۱۴۵ھ) معروف ہیں۔(5) آپ نے روحانی سلسلہ میں ابوالقاسم نورالحق درس نقشبندی (متوفی ۱۱۳۹ھ) اور سعید اللہ قادری

---

(1) مدنی، عبدالغفار، امعان النظر فی توضیح نخبۃ الفکر کا علمی جائزہ، اسلامک سائنسز، شمارہ ۴، ج ۲، ص ۶۸

(2) الفہرس الشامل لتراث العربی الاسلامی الحدیث، موسسۃ آل بیت، عمان، ج ۲، ص ۱۱۲۵

(3) وفائی، دین محمد، تذکرہ مشاہیر سندھ، سندھ ادبی بورڈ، جامشورو، ج ۲، ص ۴۵۴

(4) قادری، عبدالرسول مگسی، مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی، سوانح حیات وعلمی خدمات، سندھ ادبی بورڈ، جامشورو، ص ۶۳

(5) قادری، عبدالرسول مگسی، مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی، سوانح حیات وعلمی خدمات، سندھ ادبی بورڈ، جامشورو، ص 66

سورتی (متوفی ۱۱۳۸ھ) سے تصوف کے درجات طے کئے۔(1) آپ نے سند و اجازات پر ایک تفصیلی کتاب بنام اتحاف الاکابر بمرویات الشیخ عبدالقادر ضبط تحریر کی ہے۔

چند ممتاز تلامذہ:

آپ سے استفادہ کرنے والوں کی تعداد کثیر ہے، اپنے لخت جگر مخدوم عبدالرحمن بن ہاشم ٹھٹوی (متوفی ۱۱۸۱ھ)، عبداللطیف بن ہاشم ٹھٹوی (۱۱۸۷ھ) سمیت سید محمد صالح (متوفی ۱۱۸۲) ابوالحسن صغیر سندھی (۱۱۸۷)، شیخ الاسلام محمد مراد سیوستانی (۱۱۹۸) شیخ فقیر اللہ علوی (۱۱۹۵) قاضی عبدالحفیظ بن درویش عجیمی (۱۲۴۵ھ)، شیخ شاہ میر (متوفی ۱۱۷۷ھ)، مخدوم میڈ نو نصرپوری (متوفی ۱۱۸۱ھ) وغیرہ معروف تلامذہ ہیں۔(2)

تصانیف وتالیفات:

عربی، فارسی اور سندھی میں مختلف علوم وفنون پر ساڑھے تین سو تک تصانیف وتالیفات مخدوم ہاشم ٹھٹوی سے منسوب ہیں۔(3) مخدوم صاحب کی کتاب "اتحاف الاکابر" میں آپ کی تصانیف وتالیفات کی فہرست نقل کی گئی ہے وہ ۱۱۵ کتب ورسائل پر مشتمل ہے۔(4) "اتحاف الاکابر" آپ نے سفر حرمین کے دوران لکھی، اس وقت آپ عمر ۳۲ سال تھی، اس کے بعد بھی مخدوم صاحب ۳۸ سال تک بقید حیات رہے تو غالب گمان ہے کہ آپ کے اشہب قلم نے بہت وقیع علمی معلومات سے مزین کتب ورسائل سے ایک عالم کو فیضیاب کیا ہوگا۔ ان کی مشہور تالیفات میں تفسیر ہاشمی، بذل القوۃ فی حوادث سنی النبوۃ، تحفۃ القاری بجمع المقاری، التحفۃ المرغوبۃ فی افضلیۃ الدعاء بعد المکتوبۃ، جنۃ النعیم فی فضائل القران الکریم، کشف الرین عن مسئلۃ رفع الیدین، تنقیح الکلام فی النہی عن القراءۃ خلف الِامام، حدیقۃ الصفا فی اسماء المصطفی، حلاوۃ الفم بذکر جوامع الکلم، قوت العاشقین، وسیلۃ غریب الی جناب الحبیب، حیاۃ القلوب فی زیارۃ المحبوب، مظہر الانوار، فاکہۃ البستان، اتحاف الاکابر وغیرہ متداول اہل علم ہیں، نیز مخدوم صاحب کی کتب ورسائل کے حوالے سے ڈاکٹر عبدالرسول قادری نے ۱۶۴ کتب کی فہرست اپنے پی ایچ ڈی کے مقالے میں ضبط تحریر کی ہے۔(5)

---

(1) ٹھٹوی، مخدوم محمد ہاشم، (۲۰۱۶ء) السیف الجلی علی ساب النبی، دار الضیاء، بیروت، ص ۱۹

(2) ٹھٹوی، مخدوم محمد ہاشم، (۲۰۰۴ء) بذل القوۃ فی حوادث سنی النبوۃ (سیرت ہاشمی)، مہران اکیڈمی، شکارپور، ص ۷۴

(3) قادری، عبدالرسول مگسی، مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی، سوانح حیات وعلمی خدمات، سندھ ادبی بورڈ، جامشورو، ص ۲۲۰

(4) ٹھٹوی، مخدوم محمد ہاشم، اتحاف الاکابر بمرویات شیخ عبدالقادر، مکتبہ حرم مکی، مکۃ المکرمہ ص ۱۴۰

(5) قادری، عبدالرسول مگسی، مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی، سوانح حیات وعلمی خدمات، سندھ ادبی بورڈ، جامشورو، ص ۴۱۰

مخدوم صاحب نے اپنی ذہانت و فطانت و مجتہدانہ صلاحیت سے مختلف علوم و فنون میں علمی تحقیق و وقیع نگارشات کے ذریعے اپنی عبقریت تسلیم کروائی ہے،ان کے علمی و تحقیقی کارناموں کا غلغلہ عالم اسلام میں ہے،آپ کی علمی و دینی خدمات کو عالمی پیمانہ پر سراہا جارہا ہے،دنیا کی مشہور جامعات میں مخدوم صاحب کی کتب و علمی خدمات پر پی ایچ ڈیز اور ایم فل سطح کے مقالہ جات تحریر کیے جارہے ہیں۔آپ کی شخصیت کی ایسی پہلودار اور جامع علوم ہے کہ آپ کی علمی ہر جہت کا احاطہ ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔اس مقالے میں مخدوم ہاشم ٹھٹوی کی علم حدیث کی ایک جہت پر تحریر کردہ کتاب کا مختصر جائزہ لیا گیا ہے۔

اطراف حدیث کی اصطلاحی توضیح:

علامہ فیروزآبادی (متوفی ۸۱۷ھ) لکھتے ہیں: طرف یہ کنارہ یا کسی چیز کے حصہ کو کہتے ہیں، اطراف اس کی جمع ہے۔(1) محدثین کی اصطلاح میں: طرف الحدیث سے مراد حدیث کا وہ حصہ جو بقیہ حدیث کی طرف دلالت کرے۔مطلب محدث حدیث کا صرف وہ حصہ بیان کرے جس سے باقی ماندہ حدیث کا پتہ چل جاتا ہے۔پھر اس کی یا تو تمام اسانید بیان کرتا ہے یا چند خاص خاص کتب میں اس کی جو اسانید ہوتی ہیں وہ ذکر کردیتا ہے۔(2) حافظ ابن حجر عسقلانی (متوفی ۸۵۲ھ) لکھتے ہیں: یعنی حدیث کا ایک حصہ ذکر کیا جائے جو بقیہ حصہ پر دلالت کرے، پھر اس حدیث کی تمام سندیں یا مخصوص کتب میں جو اس کی سندیں ہیں وہ بیان کیا جائیں۔(3) علامہ کتانی (متوفی ۱۳۴۵ھ) لکھتے ہیں: کتب الاطراف سے مراد وہ کتابیں ہیں جن میں حدیث کے ایک حصے کو بیان کرنے پر اکتفا کیا جائے جو اس کی اسانید کے جامع ہونے کے ساتھ ساتھ اس کے باقی حصے پر دلالت کرتا ہو یا تو مکمل طور پر دلالت کرتا ہو یا مخصوص کتب کی قید کے لحاظ سے دلالت کرتا ہو۔(4)

کتب اطراف حدیث کی خصوصیات و فوائد:

محدثین نے کتب اطراف حدیث کے متعدد فوائد تحریر کئے ہیں، جن میں سے بعض یہ ہیں:

1. کتب الاطراف کے ذریعے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ یہ حدیث کتنی سندوں سے بیان ہوئی ہے۔
2. اس سے ہمیں یہ بھی پتہ چلتا ہے سند میں انقطاع ہے یا سقط ہے یا کوئی راوی مہمل ہے۔

(1) فیروزآبادی، مجد الدین ابوطاہر محمد بن یعقوب،(۱۴۲۶ھ)،القاموس المحیط،موسسۃ الرسالہ،بیروت،ج۱،ص ۸۳۱

(2) مزی، جمال الدین، یوسف بن عبدالرحمن، تحفۃ الاشراف بمعرفۃ الاطراف، المکتب الاسلامی، بیروت، ج۱۲، ص ۱۳۰

(3) عسقلانی، حافظ ابن حجر، احمد بن علی،(۲۰۰۰ء)، نزہۃ النظر فی توضیح نخبۃ الفکر فی مصطلح اھل الاثر، مطبعۃ الصباح، بیروت، ص ۱۴۸

(4) کتانی، محمد بن ابی الفیض حسنی،(۱۴۲۱ھ)، الرسالہ المستطرفہ، دارالبشائر الاسلامیہ، بیروت، ص ۱۶۷

3. کتب الاطراف کے ذریعے ہمیں ہر صحابی کی احادیث اور طرق کے ساتھ اگر طرق میں اختلاف ہو تو اس کا پتہ چل جاتا ہے۔
4. احادیث کی کئی سندیں اور متن جب جمع ہو جاتے ہیں تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ حدیث متواتر ہے، مشہور، عزیز یا غریب ہے۔
5. اطراف حدیث کے ذریعے ہمیں بیان کردہ حدیث کے مختلف روایتوں کے متون کا پتہ چلتا ہے جس کے تقابل سے اس حدیث کا مکمل متن سامنے آجاتا ہے، اگر کسی روایت کے اندر کوئی کمی ہو تو دیگر روایتوں سے اس کی تصحیح ہو جاتی ہے۔
6. اطراف حدیث کی کتب سے ہمیں یہ پتہ چلتا ہے کہ یہ حدیث کن کتب احادیث میں ہے اور کس باب میں متن مذکور ہے۔
7. کتب الاطراف سے ہمیں یہ بھی پتہ چلتا ہے کن کن کتب احادیث میں یہ حدیث بیان ہوئی ہے۔
8. کتب ستہ کے نسخوں میں اختلاف کا علم ہوتا ہے، نیز کاتب کی یا نسخوں میں اغلاط کی تصحیح ممکن ہو جاتی ہے
9. کتب اطراف سے سند میں اگر مبہم راوی ہو اس کا بھی پتہ چلتا ہے،اور بعض اوقات کسی کی کنیت کا ذکر ہو تو اس کے نام کا پتہ چل جاتا ہے۔
10. اطراف کی کتب سے دوسری کتب کی اسانید حدیث میں اگر خطاء وتسامح ہو تو اس کی تصحیح ہو جاتی ہے۔(1)

مشہور کتب اطراف حدیث کا طائرانہ جائزہ:

علمائے و محدثین کے ہاں اطراف الحدیث کو بہت اہمیت حاصل ہے، محدثین کرام کا مشہور مقولہ ہے: "**والعلماء يقولون محدث ما له أطراف كإنسان ما له أطراف**"یعنی اطراف حدیث کے علم کے بغیر محدث ایسا جیسے انسان بغیر اعضاء کے ہو۔(2) اور اس فن پر بہت عمدہ کتب لکھی گئیں، کچھ اہم و معروف کتب اطراف حدیث یہ ہیں: ۱۔ اطراف الصحیحین از حافظ ابو محمد خلف بن محمد بن الواسطی (متوفی ۴۰۱ھ) ہے، ۲۔ اطراف الصحیحین از حافظ ابو مسعود ابراہیم بن محمد بن عبید دمشقی (متوفی ۴۰۱ھ) ۳۔ اطراف الموطا از حافظ ابو عمرو عثمان بن سعید بن عثمان الدانی (متوفی ۴۴۴ھ) ۴۔ اطراف الموطا از امام احمد بن علی خطیب بغدادی (متوفی ۴۶۳ھ) ۵۔ اطراف الکتب الستۃ (المصباح فی اطراف احادیث المسانید الستۃ) از حافظ ابو الفضل محمد بن طاہر بن علی مقدسی (متوفی ۵۰۷ھ) انہوں نے امام ابو حنیفہ اور امام مالک کی احادیث کے اطراف بھی تحریر کئے ہیں جن میں الف۔ اطراف احادیث ابی حنیفہ۔ ب۔ اطراف احادیث مالک

(1) بکار، محمد محمود، علم التخریج ودورہ فی حفظ السنۃ النبویۃ، مجمع الملک فہد لطباعۃ المصحف الشریف، مدینہ، ص ۴۰، تحفۃ الاشراف ج ۱ ص ۲۲

(2) صنعانی، محمد بن اسماعیل بن صلاح، (۱۴۱۷)، توضیح الافکار لمعانی تنقیح الانظار، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، ص ۲۰۹

٦۔ اطراف الصحیحین از حافظ ابو نعیم عبید االلہ بن حسن اصفہانی (متوفی ۵۱۷ھ) ۷۔ اطراف الکتب الخمسۃ (اللوامع فی الجمع بین الصحاح الجوامع) از حافظ ابو العباس احمد بن ثابت الطرقی (متوفی ۵۲۱ھ) ۸۔ اطراف السنن الاربع از حافظ ابو القاسم علی بن الحسن بن ہبۃ االلہ المعروف ابن عساکر (متوفی ۵۷۱ھ) ۹۔ اطراف الکتب الستۃ از امام ابو بکر محمد بن احمد بن علی قسطلانی (متوفی ٦٨٦ھ) ۱۰۔ تحفۃ الاشراف بمعرفۃ الاطراف از حافظ ابو الحجاج یوسف بن الزکی المزی (متوفی ۷۴۲ھ) ۱۱۔ الاشراف علی الاطراف حافظ ابو حفص عمر بن احمد المعروف ابن الملقن (متوفی ۸۰۴ھ) ۱۲۔ اطراف ابن حبان از حافظ ابو الفضل عبد الرحیم بن حسین عراقی (متوفی ۸۰٦ھ) ۱۳۔ اتحاف المہرۃ بالفوائد المبتکرۃ من اطراف العشرۃ از حافظ احمد بن علی المعروف ابن حجر (متوفی ۸۵۲ھ) نیز علامہ ابن حجر نے اطراف الصحیحین، اطراف مسند احمد، اطراف مسند الفردوس (تسدید القوس فی اطراف مسند الفردوس) اور اطراف المختارۃ للضیاء المقدسی بھی تحریر کئیں ہیں۔ ۱۴۔ خاتم المحققین حافظ جلال الدین عبد الرحمن بن ابی بکر سیوطی (متوفی ۹۱۱ھ) نے اطراف الاشراف بالاشراف علی الاطراف اور لم الاطراف وضم الاتراف لکھی۔ ۱۵۔ علامہ عبد الغنی بن اسماعیل بن عبد الغنی نابلسی (متوفی ۱۱۴۳ھ) نے ذخائر المواریث فی الدلالۃ علی مواضع الاحادیث کے نام سے اطراف حدیث جمع کی ہیں۔ ۱٦۔ اطراف البخاری از ابو الحسن سندھی (متوفی ۱۱۳۸ھ) ۱۷۔ محمد فؤاد عبد الباقی (متوفی ۱۳۸۸ھ) نے اطراف الصحیحین لکھی۔ ۱۸۔ موسوعۃ اطراف الحدیث بسیونی زغلول وغیرہ معروف کتب اطراف ہیں۔(1)

حیاۃ القاری باطراف صحیح البخاری:

مخدوم ہاشم ٹھٹوی علم حدیث میں کمال بصیرت رکھتے تھے، علوم حدیث کے متعلق مختلف نگارشات معروف ہیں، مخدوم ہاشم ٹھٹوی نے حیاۃ القاری ۱۱٦۴ میں لکھنا شروع کی اور ۱۱٦٦ھ میں یہ کتاب پایہ تکمیل تک پہنچی، یہ کتاب ابھی تک منصہ شہود پر نہیں آسکی۔ مختلف لائبریریوں میں اس کتاب کے مخطوطات محفوظ ہیں، نیشنل میوزیم کراچی میں صاحب کتاب کے فرزند مخدوم عبد الرحمن نے ۱۱٦۷ھ میں یعنی اس کتاب کے مکمل ہونے کے ایک سال بعد جو نسخہ نقل کیا وہ محفوظ ہے، اس کے صفحات ۵۴۳ ہیں۔ اس کتاب کا دوسرا نسخہ جو کہ دو جلدوں میں ۱۰۸۳ صفحات پر مشتمل ہے، یہ مکتبہ حرم مکی میں محفوظ ہے، وہ ۱۳۵۴ھ میں لکھا گیا، تیسرا نسخہ جو کہ پیر جھنڈو لائبریری میں محفوظ ہے مگر کتابت کا سنہ

(1) محمدی، ابوذر عبد القادر بن مصطفی، بحث منشور فی مجلۃ جامعۃ الأنبار ۲۰۱۰، ص ۲۱، دخیل بن صالح الہدنو، طرق التخریج بحسب الراوی الأعلی، جامعۃ الاسلامیہ، مدینہ، ۱۴۲۲ھ ص ۱۵۸، زہرانی، ابو یاسر محمد بن مطر، تدوین السنۃ النبویۃ نشاتۃ وتطورہ من القرن الاول الی نھایۃ القرن التاسع الھجری، دار الہجرۃ، ریاض، ۱۹۹٦ص ۲۲۵

نہیں لکھا ہوا، اس کے ۳۸۱ صفحات ہیں۔(1) اس کتاب کے کچھ حصہ پر ڈاکٹر عزیز الرحمن سیفی صاحب نے کراچی یونیورسٹی سے تحقیق کر کے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی ہے۔

حیاۃ القاری کا اسلوب:

مخدوم ہاشم ٹھٹوی کی کثیر علوم وفنون میں تالیفات ان کے جامع علوم ہونے کی معترف ہیں، حیاۃ القاری میں بھی آپ نے آپ نے علمی وتحقیقی بصیرت کا لوہا منوایا ہے، اس کتاب کے مقدمہ میں مخدوم صاحب رقم طراز ہیں: حمد اور صلواۃ کے بعد رب غنی کی رحمت کا محتاج محمد ہاشم بن عبد الغفور بن عبد الرحمن سندھی ٹھٹوی (اللہ اس پر لطف عمیم فرمائے) کہتا ہے کہ میں نے اس کتاب میں امام ہمام، حجۃ الاسلام محمد بن اسماعیل بخاری کی کتاب جامع صحیح بخاری کی احادیث کے اطراف جمع کئے ہیں، یہ اطراف حافظ الحدیث، عالم بے مثل، ابو الحجاج جمال الدین یوسف بن زکی مزی دمشقی کی کتاب (تحفۃ الاشراف بمعرفۃ الاطراف) سے منتخب کئے ہیں، میں نے اس کتاب کا نام حیاۃ القاری باطراف صحیح البخاری رکھا ہے، اس کو ۱۸ شعبان ۱۱۶۴ھ میں لکھنا شروع کیا، حافظ مزی نے اپنی کتاب میں جن پر اعتماد کیا میں نے بھی انہی پر اعتماد کیا، اس کتاب میں ان کی تعلیقات کے علاوہ مزید تعلیقات بھی تحریر کی ہیں، یہ مختصر کتاب ابن مسعود دمشقی اور علامہ خلف واسطی اور حافظ مزی کی بنیاد پر جمع کی، اس کتاب کو حافظ مزی کے منہج کے مطابق ترتیب دیا ہے، کیونکہ وہ ترتیب میں ان سب سے اعلیٰ ہے، اور یہ حروف معجم کے معروف طریقے کے مطابق ہے، مگر میں نے مزی کی اتباع میں حرف ہ کو حرف و سے پہلے رکھا، اگرچہ یہ ہمارے پاس رائج معروف طریقے کے برعکس ہے، میں نے حیاۃ القاری میں معروف کتب احادیث سے مواد لیا ہے، اس میں مزید اضافے بھی شامل ہیں جن سے وہ غافل رہے ہیں، یا جو آسانی سے ممکن ہو سکے تھے، یا مجھے معلوم تھے، نیز اگر کہیں غلطی یا تسامح پر آگاہ ہوا تو اس کی اصلاح بھی کر دی ہے۔ اطراف حدیث صحیح بخاری کے متن میں لکھے ہوئے الفاظ کے موافق ذکر کئے ہیں، اس حوالے سے جس قدر ممکن ہو سکا تحقیق کا دامن تھامے رکھا، نیز حافظ مزی کی اتباع میں روایت بالمعنی بھی لی ہیں۔ اللہ سے دعا ہے میری ان کاوشوں کو خالص اپنی رضا کے حصول کا ذریعہ بنائے۔(2)

مزید مخدوم صاحب کتاب کے منہج کی توضیح کرتے ہوئے لکھتے ہیں: اس کتاب کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے: پہلے حصے میں احادیث موصولہ ہیں جبکہ دوسرے حصے میں مرسل احادیث ہیں، نیز اس حصہ کو مزید دو اقسام میں تقسیم کیا ہے، پہلی قسم میں اسماء الرجال اور دوسری میں اسماء النساء اور انہیں بھی مزید دو ابواب میں تقسیم کیا ہے، پہلے باب میں اسماء ہیں جبکہ دوسرے باب میں کنیت مذکور ہیں، مزید یہ کہ انہیں بھی حروف معجم کی ترتیب پر قائم رکھا ہے تاکہ استفادہ کرنے

1 حیاۃ القاری باطراف الصحیح البخاری، پی ایچ ڈی تھیسز، کراچی یونیورسٹی، کراچی ۲۰۱۷، ص ۱۰۰

2 حیاۃ القاری باطراف الصحیح البخاری، حرم مکی، مکہ، ج ۱، ص ۱

آسانی ہو سکے۔ نیز کتاب کے شروع میں دو فوائد پر مشتمل مقدمہ تحریر کیا ہے، پہلا فائدہ صحیح بخاری میں مکرر احادیث کون کون سی ہیں۔ اور کون سی احادیث بنا تکرار کے ہیں۔ حافظ ان حجر عسقلانی کے بقول میں نے مکرر احادیث کو شمار کیا تو یہ سات ہزار، تین سو ستانوے (۷۳۹۷) احادیث ہیں، اگر تعلیقات کو شامل کر لیا جائے تو یہ ایک ہزار تین سو اکتالیس (۱۳۴۱) ہیں، اور جن کی تخریج نہیں ہوئی وہ بھی ایک سو ساٹھ (۱۶۰) ہیں، مزید کہا کہ توابع جن پر روایات پر اختلاف ہے وہ تین سو چوراسی (۳۸۴) ہیں۔ اگر غیر مکرر احادیث کو دیکھیں تو بقول ابن صلاح وامام نووی کے یہ چار ہزار احادیث ہیں، مگر ان میں تعلیقات اور توابع شامل نہیں۔ مزید لکھتے ہیں: دوسرا فائدہ یہ کہ ہر صحابی کی صحیح بخاری میں موجود موصول اور معلق احادیث کے حوالے سے تفصیل ہے۔ اس پر مخدوم صاحب نے ہر صحابی سے مروی روایات مع اسماء وکنیت تفصیل تحریر کی ہے۔(1)

وصف کتاب ومنہج مؤلف:

مخدوم ہاشم ٹھٹوی کو علوم حدیث پر غیر معمولی بصیرت حاصل تھی، اس کتاب میں مخدوم صاحب نے صحیح بخاری میں وارد صحابہ کی احادیث کی فہرست حروف معجم کے اعتبار سے جمع کر دی ہے۔ نیز ہر صحابی کی احادیث کو علیحدہ نام کے ساتھ جمع کی ہیں، پھر کنیت کے اعتبار سے احادیث جمع کی ہیں، نیز بخاری میں موجود ہر صحابی کی تمام سندیں جمع کر دی ہیں۔ سند میں موجود بعض راویوں کی وضاحت کی گئی ہے۔ مزی نے راوی کے معروف نام بیان کئے، جبکہ مخدوم صاحب نے نام یا راوی میں کوئی ابہام ہے وہ بھی دور کر دیا ہے۔ نیز مزی نے تحفۃ الاشراف میں صرف حدیث جس کتاب میں ہے وہ لکھا ہے جبکہ مخدوم صاحب نے باب کی بھی نشاندہی کر دی ہے۔ ایسی روایات جو مزی سے رہ گئیں ان کا اضافہ کیا ہے، نیز اگر کہیں مزی سے تسامح ہوا تو اس کی تصحیح کی ہے، حدیث کے الفاظ میں اگر غلطی واقع ہوئی ہے تو اس کی تصحیح کی ہے۔ اگر نسخوں میں کوئی فرق ہے تو وہ بھی بیان کر دیا ہے، قلتُ کے ساتھ بعض مقامات پر مفید اضافے بھی کئے ہیں۔ الغرض مخدوم صاحب نے بخاری کے اطراف جمع کرنے میں غیر معمولی دقت سے کام لیا ہے، حیاۃ القاری میں سے چند مثالیں پیش ہیں:

باب کے ساتھ حدیث کی تخریج:

حافظ مزی نے تحفۃ الاشراف میں صرف کتاب کا نام بیان کرنے پر اکتفاء کیا ہے، جبکہ مخدوم صاحب نے کتاب کے ساتھ ساتھ باب کی نشاندہی بھی کر دی ہے، مثلاً:

حدیث: كان النبيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أحسنَ الناس وأشجعَ الناس ...

---

(1) ایضاً، ج،۱، ص ۲

حافظ مزی لکھتے ہیں یہ حدیث کتاب جہاد میں ہے، مخدوم صاحب اس کی تخریج مع راوی بیان کردی کہ یہ کتاب جہاد میں باب الشجاعۃ فی الحرب والجبن میں احمد بن عبدالمالک بن واقد سے مروی ہے اور مزید یہ کہ کتاب جہاد میں باب الحمائل وتعلیق السیف بالعنق میں سلیمان بن حرب سے بھی مروی ہے، نیز کتاب جہاد کے باب اذا فزعوا باللیل میں قتیبہ بن سعید سے یہ مروی ہے اس طرح کتاب جہاد کے باب رکوب الفرس العری اور کتاب الادب کے باب حسن الخلق والسخا میں عمرو بن عون سے بھی مروی ہے۔(1)

بعض مقامات پر مخدوم صاحب نے تخریج حدیث کے حوالے سے حافظ مزی کی علمی گرفت بھی کی ہے، جیسے

حديث: هلك أبي وترك سبع بنات ... الحديث.

بخاری نے بطور تعلیق اس حدیث کو قتیبہ عن سفیان عن عمرو عن جابر سے روایت کیا ہے، اس بارے میں مزی کہتے ہیں یہ تعلیق کتاب المغازی کے باب قول اللہ اذ ہمت طائفتان۔۔۔ میں ہے لیکن مخدوم صاحب لکھتے ہیں: ہم نے یہ تعلیق اس باب میں نہیں پائی بلکہ یہ پوری کتاب مغازی میں بھی نہیں، لہذا ہم اسے مغازی کے کسی باب کی طرف نسبت نہیں کرسکتے۔(2)

حديث: أنّ النبيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رأى على عبد الرحمن أثر صفرة.... الحديث

یہ حدیث خلف نے اپنی کتاب میں نقل کی، مگر ابو مسعود نہیں نقل کی، جبکہ مزی نے اسے بخاری کی طرف منسوب کی مگر کس کتاب یا باب میں وہ ذکر نہیں کیا۔ ہم نے اسے نہ کتاب نکاح میں پایا، بلکہ یہ حدیث بخاری میں موجود ہی نہیں ہے۔(3)

حديث: أنّ النبيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سقط عن فرس....

خلف نے اس حدیث کو کتاب الصلواۃ کے ابواب ستر العورۃ اور باب الصلواۃ فی السطوح والمنبر والخشب میں محمد بن عبدالرحیم اور کتاب الطلاق میں عبداللہ بن منیر سے روایت نقل کی ہے۔ جبکہ ابوالقاسم کہتے ہیں اس سند سے یہ روایت کتاب الطلاق میں مجھے نہیں ملی، نیز ابو مسعود کے بقول مجھے بھی یہ حدیث نہیں مل سکی۔ مخدوم صاحب اس حدیث کے

---

(1) ایضاً، ج۱، ص ۳۲

(2) ایضاً، ج۱، ص ۱۹۳

(3) ایضاً، ج۱، ص ۱۰۶

حوالے سے لکھتے ہیں ہم نے اس حدیث کو کتاب طلاق میں اس سند سے نہیں پایا، اگرچہ مزی نے اس کو باب طلاق میں ذکر کیا ہے۔(1)

طریق حدیث کی تخریج میں مہارت:

حدیث: ما من نفس تموت لها عند الله خير يسرُّها أن ترجع ... إلا الشهيد

مذکورہ حدیث کو عبداللہ بن محمد عن معاویہ بن عمرو والی سند سے صرف خلف نے ذکر کیا ہے، نیز اس کو مزی نے اس سند کے ساتھ بخاری کے کتاب جہاد کی طرف منسوب کیا ہے، مخدوم صاحب لکھتے ہیں: ہم کو یہ حدیث اس تمام سند کے ساتھ کتاب جہاد میں نہیں ملی، اگرچہ اس کے علاوہ متعدد اسناد سے یہ حدیث ہم نے پائی ہے تو اس کو بیان کر دیا ہے۔(2)

حديث: أقيمت الصلاة والنبيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يناجي رجلاً في جانب المسجد....

مزی نے ان سندوں کو بخاری کی طرف منسوب کیا مگر ہم نے ابی نعمان والی سند بخاری کتاب الصلوٰۃ میں نہیں پائی۔(3)

حديث: كنت أتسحَّر في أهلي ثم تكون سرعتي أن أدرك السجود مع رسول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

مزی کہتے ہیں یہ حدیث خلف نے ذکر کی ہے، مجھے یہ صحیح بخاری میں نہیں ملی، نہ ابو مسعود نے ذکر کی ہے، قلت: ہمیں بھی نہیں ملی نہ کتاب الصوم میں ملی، نہ پوری بخاری شریف میں ملی۔(4)

حديث: إذا أطال أحدكم الغَيبة فلا يطرق أهله ليلاً......

مخدوم کے بقول مزی نے دونوں سندوں سے اس حدیث کو کتاب ا لنکاح کی طرف منسوب کی ہے، بندار عن غندر والی سند کتاب نکاح میں نہیں پائی تو نہیں نقل کی۔(5)

---

(1) ایضاً، ج۱، ص ۶۴

(2) ایضاً، ج۱، ص ۵۳

(3) ایضاً، ج۱، ص ۸۵

(4) ایضاً، ج۱، ص ۳۱۴

(5) ایضاً، ج۱، ص ۱۷۵

حديث أتاه أعرابيٌّ فقال قحط المطر....

یہ حدیث جس کے بارے میں ابوالقاسم کہتے ہیں ہمیں نہیں ملی، اور ابو مسعود نے بھی بیان نہیں کیا مگر مخدوم صاحب لکھتے ہیں: یہ حدیث ہم نے باب التبسُّم والضحک من الأدب میں ڈھونڈ لی ہے، الحمدللہ وہ ہم نے یہاں بیان کر دی ہے۔(1)

حدیث کے مبہم راوی کی وضاحت:

حديث: وجدت صُرّة فيها مائة دينار.............

اس حدیث کے بارے میں امام مزی نے تحفۃ الاشراف میں لکھا کہ یہ کتاب لقطہ میں موجود ہے۔ مخدوم صاحب نے اس حدیث کے باب کو بیان کرنے کے ساتھ ساتھ راوی کی وضاحت بھی کر دی، جیسے لکھتے ہیں: یہ حدیث کتاب لقطہ کے باب "إِذَا أَخْبَرَهُ رَبُّ اللُّقطَة بالعلاَمَة دَفَعَ إليه" میں موجود ہے، سند میں بندار نامی راوی ہے تو یہ وضاحت بھی کر دی کہ اس کا اصل نام محمد بن بشار ہے، سند میں ایک راوی غندر ہے تو بتایا کہ اس کا نام محمد بن جعفر ہے، اور مزید وضاحت کی یہ حدیث باب "هَلْ ياخذ اللُّقَطَة وَلاَ يَدَعُها تَضِيعُ " میں بھی موجود ہے، اور وہاں یہ سلیمان بن حرب اور عبدان سے مروی ہے، عبدان کا نام عبداللہ بن عثمان جبلہ بن ابی رَوّاد ہے۔(2)

ایک مقام پر راوی کے حوالے سے حافظ مزی کی علمی گرفت کرتے ہوئے مخدوم صاحب لکھتے ہیں: مزی کی عبارت سے پتہ چلتا ہے اس سفیان سے مراد وہ ہے جو محمد بن یوسف کا استاد ہے، اور اس کا نام ابی نعیم سفیان بن عیینۃ ہے، جبکہ شرح بخاری میں امام قسطلانی لکھتے ہیں کہ یہ سفیان ثوری ہیں۔(3)

نسخوں میں فرق کی نشاندہی:

حديث: الغسل يوم الجمعة واجبٌ على كلِّ محتلم، والسواك، وأن يمسَّ من الطيب ولو من طيب المرأة ....

---

(1) ایضاً،ج۱،ص۱۰۰

(2) ایضاً،ج۱،ص۱۱

(3) ایضاً،ج۱،ص۲۹۳

مزی کہتے ہیں یہ تعلیق کتاب الصلواۃ کے باب الطیب للجمعۃ عقیب میں ہے، مخدوم صاحب لکھتے ہیں: مزی صاحب کہتے ہیں لیث الی اخرہ کو کتاب الصلوٰۃ اور کہا یہ اس باب میں موجود ہے جس کی طرف ہم نے اشارہ کیا۔ میں کہتا ہوں ہم نے اس باب میں اس تعلیق کو نہیں پایا، اور اسی وجہ سے ابن حجر نے فتح الباری میں کہا میں اس تعلیق سے آگاہ نہیں ہو سکا، مزی نے ذکر کیا مگر ہمارے پاس موجود بخاری کے نسخوں میں نہیں، نہ ہی ابو مسعود نے ذکر کیا ہے نہ ہی خلف نے اس بارے میں کچھ لکھا ہے۔(1)

حديث: سمعت النبي صلى الله عليه وآله وسلم يأمر فيمن من زنا ولمْ يحض بجلد مائة ......

اس حدیث کو مزی نے ابوہریرہ اور زید بن خالد کی طرف منسوب کیا ہے، جبکہ ہمارے پاس بخاری کا جو نسخہ ہے اس میں یہ حدیث صرف ابوہریرہ کی طرف منسوب ہے، زید بن خالد کے ساتھ نہیں۔(2)

حديث: [ليس] فيما دون خمسة أوسق من التمر صدقة ...

حافظ مزی نے بخاری کتاب الزکواۃ عبداللہ بن یوسف عن مالک عن محمد بن عبدالرحمن بن ابی صعصعۃ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں، اس بارے میں مخدوم صاحب لکھتے ہیں: میں کہتا ہوں بخاری کے نسخے میں اس باب میں محمد بن عبدالرحمن بن ابی صعصعۃ لیکن محمد نے اسے اپنے داد کی طرف منسوب کیا ہے وہ محمد بن عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابی صعصعۃ ہیں۔(3)

حديث: أولم على زينب......

یہ حدیث کتاب ا لنکاح کے باب غیر مترجم بعد بعد باب الصفرۃ۔۔۔ میں مگر اس حدیث میں و قال ابن مریم اہ۔۔۔ یہ لفظ ہمارے پاس مروجہ نسخوں میں موجود نہیں۔ شاید یہ لفظ بعض نسخوں میں ہوں جن کو خلف نے دیکھا ہو۔[4]

حافظ مزی کے تسامحات کی تصحیح:

حديث: أنه سئل عنُ جرح النبي صلى الله عليه وآله وسلم يوم أُحد......

---

(1) ایضاً، ج ا، ص ۲۸۱

(2) ایضاً، ج ا، ص ۲۵۵

(3) ایضاً، ج ا، ص ۲۸۱

(4) ایضاً، ج ا، ص ۵۹

بخاری نے کتاب المغازی میں قتیبہ سے اور کتاب الجہاد میں باب لبس البیضۃ اور کتاب الطب میں قعنبی سے روایت کی ہے، مخدوم صاحب لکھتے ہیں: اس حدیث کو اس سند کے ساتھ مزی نے کتاب المغازی، الطب اور الجہاد کی طرف نسبت کی ہے، میں کہتا ہوں کہ مغازی اور طب میں یہ روایت عبدالعزیز بن ابی حازم سے مروی نہیں ہے، جیسا کہ مزی نے کہا، ہاں یہ روایت کتاب المغازی اور الطب میں یعقوب بن عبدالرحمن القاری سے مروی ہے، ظاہر ہے حافظ مزی سے یعقوب کی جگہ عبدالعزیز کا نام لکھنے میں سہو ہوا ہے۔(1)

حديث: خرج النبي صلى الله عليه وآله وسلم يخبر بليلة القدر فَتَلاحى رجلان......

صحیح بخاری کی کتاب الایمان کے باب خوف المؤمن ان یحبط عملہ۔۔۔۔ میں نقل کردہ اس حدیث پر مخدوم صاحب مزی کی علمی گرفت کرتے ہوئے لکھتے ہیں: حافظ مزی کا اس سند سے اس حدیث کو مسند انس میں ذکر کرنے پر ہمیں تحفظات ہیں، کیونکہ یہ روایت عبادہ بن صامت سے مروی ہے یہ اور یہ بخاری کے نسخوں میں موجود ہے، اس حدیث کو مسند انس کے بجائے مسند عبادہ میں ہونا چاہئے تھا۔(2)

حديث: إن كان في شيء ففي المرأة والمسكن والفرس......

میں کہتا ہوں مزی نے اپنے اطراف میں حدیث قعنبی کو کتاب طب کی طرف منسوب کیا اور پھر کہا حدیث قعنبی کو ہم نے صحیح بخاری میں نہیں پایا، نیز ابو مسعود نہیں ذکر کیا، اور ہاں خلف نے ذکر کیا، اور الحمدللہ ہم نے اس کو کتاب جہاد میں تلاش کر لیا، اور ظاہر ہو گیا کہ اسے کتاب طب کی طرف منسوب کرنا حافظ مزی کا تسامح تھا۔(3)

خلاصہ کلام:

شیخ الاسلام مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی ایک عظیم مفسر، محدث، فقیہ، صاحب تصانیف کثیرہ، ایک نابغہ اور عالم اسلام کی مایہ ناز شخصیت ہیں، حیاۃ القاری کے مطالعہ سے یہ عیاں ہوتا ہے آپ علوم حدیث پر بھی کمال دسترس رکھتے تھے، علوم حدیث میں اطراف حدیث کو ایک خاص اہمیت حاصل ہے، جبکہ تحفۃ الاشراف حافظ مزی کی مستند کتاب ہے م مخدوم ہاشم ٹھٹوی نے مذکورہ کتاب کی تتبع میں صحیح بخاری کے اطراف جمع کیں، نیز مختلف مقامات پر اضافے کئے اور جہاں راوی کے نام میں ابہام ہے اسے دور کیا، بعض مقامات پر بعض اہل علم کے تسامحات کی تصحیح کے ساتھ بعض مقامات پر نقد بھی کیا ہے، اس مقالے میں آپ کی صرف ایک کتاب کے مختصر حصہ کا اجمالی تعارف کرایا گیا ہے، جس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ

---

(1) ایضاً، ج۱، ص۳۱۴

(2) ایضاً، ج۱، ص۴۹

(3) ایضاً، ج۱، ص۳۱۶

مخدوم صاحب کی تالیفات و تصانیف تحقیق وتدقیق سے مزین ہوتی تھیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ان کی بلند پایہ تحقیقات و علمی نگارشات کو باوقار انداز سے زیور طباعت سے آراستہ کرکے اہل علم تک پہنچائی جائیں، اور عالم اسلام کو ان عبقری شخصیت سے روشناس کرایا جائے۔

* * * * * * * *